

عدالتِ عظمیٰ پاکستان

(اختیارِ سماعت اپیل)

حاضر:

جناب جسٹس مشیر عالم، جج

جناب جسٹس دوست محمد خان، جج

دیوانی عرضداشت برائے حصول اجازت اپیل نمبر ۲۰۱۵/۱۸۰۰

زیرِ شق نمبر ۱۸۵ ذیلی شق نمبر (۳) آئین پاکستان مجریہ سال ۱۹۷۳ء

(اپیل بخلاف حکم آخر نمبر ۲۰۰۶/۲۴۴ عدالتِ عالیہ لاہور، راولپنڈی بینچ، راولپنڈی مورخہ ۲۰۱۵-۰۵-۱۹)

(

(درخواست دہندہ)

طارق محمود و ۱۴ دیگران

بنام

(جواب کنندہ)

مسما ت زبیدہ بیگم و افراد دیگران مسئول علیہان

منجانب سائل: جناب محمد یونس بھٹی، وکیل، سپریم کورٹ

جناب سید رفاقت حسین شاہ، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ، سپریم کورٹ

منجانب مسئول علیہم: جناب ظفر حسین چیمہ، وکیل، سپریم کورٹ

جناب ارشد علی چوہدری، ایڈووکیٹ آن ریکارڈ، سپریم کورٹ

تاریخ سماعت: ۲۳ مئی ۲۰۱۶ء

فیصلہ

جسٹس دوست محمد خان:

خلاصہ مقدمہ:-

زیر تصفیہ مقدمے کا آغاز یوں ہوا کہ مسؤل علیہم کے وارثان نے اراضی متدعوٰیہ خسره نمبر ۳۱۸ بذریعہ بیع نامہ رجسٹری شدہ خریدا۔ بعدہ دوسری مرتبہ منتقلی بذریعہ رجسٹری عمل میں لائی گئی۔ دونوں بیع نامہ جات میں اراضی متدعوٰیہ کا حدودِ اربعہ درج کیا گیا۔ اراضی خسره نمبر ۳۱۸ موضع جوارِ تحصیل راولپنڈی میں دوسرے موضع کے متصل اراضی خسره نمبر ۳۸۶ جو موضع موری غزان میں واقع ہے اور جس کی ملکیت مورثِ سائلان کی ہے۔ ماضی میں مسؤل علیہم کے مورث نے یکے بعد دیگر دعاوی برائے حصولِ ڈگری حکم امتناعی دوامی دائر کی۔ جواباً مورثِ سائلان دونوں موقعوں پر عدالت کے سامنے اقراری ہوا کہ اس کا نہ کوئی کسی قسم کا واسطہ خسره متدعوٰیہ ملکیت مورثِ مسؤل علیہم سے ہے اور نہ ہی وہ اس پر قبضہ غاصبانہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ لہذا دونوں دعاوی اس اقرار کی بناء پر کہ چونکہ بنائے دعویٰ غیب ہونے اور پسِ منظر میں چلے جانے کی وجہ سے زیرِ قاعدہ ۷ حکم ۱۱ ضابطہ دیوانی کے تحت خارج کی گئی۔

۲۔ کچھ عرصہ بعد مسؤل علیہم نے الزام لگا کر تکراری ہوئے کہ سائلان کے مورث نے ان کی ملکیتی اراضی خسره نمبر ۳۱۸ پر ناجائز قبضہ کر کے چار دیواری کو گرا دیا ہے اور اس پر اپنی تعمیر شروع کر رکھی ہے۔

۳۔ دعویٰ کی مخالفت کرتے ہوئے مورثِ سائلان نے جواب دعویٰ داخل کیا اور تنقیحات وضع کرنے کے بعد فریقین نے اپنی شہادت پیش کی نیز عدالتِ ابتدائی نے ایک مقامی کمیشن برائے اکٹھی کرنے معلومات اور ملاحظہ موقع و بنا براری مقرر کی جس نے سرسری بنا براری و پیمائش کر کے ایک غیر واضح بلکہ مبہم رپورٹ داخلِ عدالت کی تاہم عدالتِ ابتدائی دعویٰ نے ڈگری صادر کی اور اپیل سائلان ضلعی عدالتِ اپیل نے خارج کی اور آخر کار عدالتِ عالیہ نے بھی سائلان کی نگرانی دیوانی خارج کرتے ہوئے قرار دیا کہ چونکہ دونوں عدالتوں کا اہم نکات پر فیصلہ متفقہ ہے جس میں کوئی قانونی نقص نظر نہیں

آتا۔ لہذا اس میں مداخلت کا کوئی جواز نہیں بنتا۔

اسی حکم عدالتِ عالیہ سے نالاں ہو کر سائلان نے عرضداشت بالادائر کی۔ ہم نے فاضل وکلاء فریقین کے دلائل تفصیل سے سنے اور مثل مقدمہ کا جائزہ انتہائی باریک بینی سے لیا۔

۴۔ یہ امر مقدمہ ہذا میں مسلمہ طور پر تسلیم شدہ ہے کہ دونوں متصل خسروہ نمبرات بشمول خسروہ متدعو یہ دو مختلف موضع جات کے آخری سرے پر واقع ہیں جہاں پر دو موضع جات کا اتصال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں قانون مال اور مسلمہ اصولوں کے تحت وہی بنا براری قابل قبول ہوگی جو دونوں موضع جات کے متصل اور تسلیم شدہ بنا جات سے شروع کی جا کر نقطہ اتصال صحیح طور پر معلوم کیا جائے۔ جس کے بعد خسروہ متدعو یہ اور ملحقہ خسروہ کے حدود اور رقبہ کا صحیح تعین کیا جاسکتا ہے لیکن اہل کمیشن نے اور عدالت ماتحت نے اس سلسلے میں لازمی اصولوں کو نظر انداز کر کے کوتاہی کی ہے۔

۵۔ کافی بحث و تحیث کے بعد فاضل وکلاء فریقین، مختیاران سے صلاح مشورہ کر کے عدالتی استفسار پر یوں گویاں ہوئے کہ چونکہ رپورٹ کمیشن مبہم ہے اور عدالت نے جو اصول بنا براری اس قسم کے تنازعہ میں بتائی ہیں چونکہ اس کا ایفا نہیں کیا گیا ہے لہذا مقدمہ عدالت ابتدائی جو کہ اب عدالت اجراء کی حیثیت حاصل کر چکی ہے، ڈگری ہائے کوزیر عرضداشت منسوخ کئے بغیر اس ہدایت کے ساتھ واپس بھیجا جائے کہ عدالت ابتدائی جو کہ اجراء کی کاروائی میں مصروف ہے اپنے اختیارات زیر قاعدہ ۲۱ کو بروئے کار لاتے ہوئے دونوں موضع جات ملحقہ و متصل کے سینئر افسران مال بشمول گرد اور اور پٹواریان کے مشترکہ کمیشن بنا کر نقشہ اور دیگر کاغذات مال سے مدد لے کر دونوں مواضع کی مکمل بنا براری کر کے اور مساوی اور مومی نقشہ جات کی مدد سے نقطہ اتصال دونوں موضع جات کا معلوم کر کے حد بندی کرے اور اس کے بعد اراضی زیر دعویٰ خسروہ نمبر ۳۱۸ کی رقبہ اور موجودہ حیثیت بر موقع کا تعین کر کے اور اسی طرح اراضی خسروہ نمبر ۳۸۶، ۳۸۷ اور ۳۸۸ کا بھی تعین کرے اور یہ معلوم کرے کہ کس نے کس کی ملکیتی اراضی پر تفاوت کی ہے اور کتنے رقبہ پر اور ایک واضح رپورٹ بمع نقشہ، حدود اربعہ اور رقبہ جات بمعہ تفصیل بنا براری عدالت اجراء میں دائر کرے اور فریقین میں سے اگر کسی کو شکایت ہو تو اس کو عذرات داخل کرنے کی اجازت دے۔ کمیشن کے سربراہ اور ممبران جو بھی ہوں گا

بیان یا بیانات قلم بند کرے اور اس کے بعد فوری طور پر فیصلہ از سر نو رپورٹ کمیشن کی روشنی میں سنا دے اور جس کسی نے بھی اراضی متدعو یہ پر ناجائز قبضہ کیا ہو اس کے لئے وارنٹ داخل فیصلے کے ساتھ ہی جاری کرے اور ۱۵ (پندرہ) دن کے اندر با امداد پولیس اگر ثابت ہو تو غصب شدہ رقبہ کا قبضہ دیا اور دلایا جائے۔

چونکہ وکلاء فریقین نے مزید مقدمہ بازی سے اجتناب کا اقرار کیا ہے۔ لہذا عدالت اپیل از سر نو فیصلہ عدالت اجراء کے حکم کے خلاف عارضی حکم امتناعی اجتناب جاری کرنے سے گریز کرے نیز عدالت ابتدائی ساری کاروائی فیصلہ ہذا کے وصول ہونے پر ۳ مہینے کے اندر ہی فیصلہ کرے اور ڈگری صادر شدہ میں نئی شہادت بشکل کمیشن رپورٹ ترمیم کرے جیسے کہ وکلاء اور فریقین کے مختیاران نے عدالت ہذا میں اقرار کیا۔

لہذا عرض داشت ہذا مندرجہ بالا رائے زنی اور مشاہدات درج بالا کی روشنی میں اس حد تک منظور کی جاتی ہے۔ خرچہ اپیل بذمہ فریقین رکھا جاتا ہے۔

۶۔ فیصلہ عدالت میں پڑھ کر سنایا گیا۔

جج

جج

(اشاعت کے لئے منظور)

اسلام آباد، ۲۰ مئی ۲۰۱۶ء
{ملک وسیم}